نظرات

ہمارے حبیب لبیب اور قرآن کے جید عالم مولانا سید ابو الحسن علی الندوی کو گذشتہ دو تین برسوں میں جو حوادث پیش آئے، ایک ضعیف قلب انسانی کی قوت برداشت کا امتحان لینے کے لیے کچھ کم نہ تھے کہ اب گذشتہ فروری میں حقیقی بھانجہ مولانا محمد ثانی کی بمرض سنگ گردہ ۵۲ برس کی عمر میں دردناک موت کا حادثہ فاجعہ پیش آگیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سچ کہا کسی نے : جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے، لیکن چونکہ مولانا کا گھرانہ "ایں خانہ ہمہ آفتاب است" کا مصداق ہے اس بنا پر اس طرح کا حادثہ تنہا مولانا کا نہیں بلکہ علم و ادب اور دین و شریعت کے عالم کا حادثہ ہوتا ہے چنانچہ اس مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا، مرحوم ندوۃ العلماء اور مظاہر العلوم سہارنپور دونوں درسگاہوں کے تعلیم یافتہ تھے، حدیث کا درس شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہ العالی سے لیا تھا، اور ان کے خلیفہ مجاز بھی تھے، تصنیف و تالیف کا ذوق فطری تھا، سوانح نگاری کا خاص سلیقہ رکھتے تھے، چنانچہ مولانا سہارنپوری اور مولانا محمد یوسف کی ضخیم سوانح عمریاں لکھیں اور مقبول خاص و عام ہوئیں، مترجم بھی بہت اچھے اور شاعر شیوا بیان بھی تھے، رضوان کے نام سے خواتین کا ایک ماہنامہ بھی ایڈیٹ کرتے تھے۔ علماً و اخلاقاً نہایت زاہد و عابد، بے غرض و بے لوث، خاموش مگر متواضع و خندہ جبیں تھے اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور مولانا علی میاں اور دوسرے اہل خانہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین!

جوش ملیح آبادی اور فراق گورکھپوری دونوں اردو زبان و ادب اور شعر و شاعری کی آبرو اور اس کی متاع گرانمایہ تھے، حالی اور آزاد کے بعد ۱۹۱۴ء سے اردو شاعری کا جو ایک نیا دور شروع ہوا یہ وہ بڑا زرخیز مردم آفریں اور انقلاب انگیز دور تھا، یہ وہ عہد تھا جب کہ مغربی افکار و نظریات